مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

(درسِ حدیث نمبر ۱۶۷ ۱۷/رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/ ۷/جون ۱۹۸۵ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک صحابی فرماتے ہیں ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کہ اتنے میں ایک شخص آئے انہوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور ہاتھ میں کوئی چیز تھی قَدْ اِلْتَفَّ عَلَیْہِ جسے لپیٹ رکھا تھا انہوں نے !

انہوں نے آکر عرض کیا کہ میں درختوں کے جھنڈ میں سے گزر رہا تھا جہاں درخت زیادہ جمع تھے، وہاں میں نے آواز سنی، پرندوں کے بچوں کی آواز تو اور طرح کی ہوتی ہے جیسے چوں چوں، وہ میں نے سنی، میں نے وہ پکڑ لیے اور اس چادر میں رکھ لیے !

ماں کی محبت :

اب میں ان کو اس چادر میں رکھے ہوئے تھا کہ ماں جو تھی بچوں کی وہ آئی، وہ میرے سر پہ چکر کاٹتی رہی، میں نے یہ کھول دیے یہ کھولے تو وہ بھی ان میں آگئی ! اب یہ سب میری اس چادر

میں لپٹے ہوئے ہیں ان صحابی نے وہ رکھ دیے سامنے اب بچے تو اڑ نہیں سکتے تھے اور ماں جا نہیں سکتی تھی انہیں چھوڑ کر ! تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اَتَعْجَبُوْنَ لِرَحِمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا دیکھو تمہیں یہ عجیب سی بات لگ رہی ہوگی کہ یہ ماں جوان چھوٹے پرندوں کی ماں ہے چوزوں کی ماں ہے، کتنا اس کے دل میں رحم ہے اپنے بچوں کے لیے کہ اسے اپنی جان کی پروا نہیں ہے کہ یہ مجھے پکڑ لیں گے یا کیا ہوگا اور وہ برابر ان ہی کے ساتھ ہے ! تو آقائے نامدار ﷺ چونکہ عقائد کی اصلاح کے لیے بھیجے گئے تھے تعلیم کے لیے مبعوث ہوئے تھے، اس لیے یہاں رسول اللہ ﷺ نے ایک بات تعلیم فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک اور اس کی صفتِ رحمت کی طرف توجہ دلائی کہ دیکھو تم لوگوں کو یہ تعجب ہو رہا ہوگا کہ یہ بچے ہیں اور ماں چھوڑ کر نہیں جانا چاہ رہی اور اتنی محبت اس کے دل میں ہے، اسی طرح رحم کھا رہی ہے وہ ان پر فَوَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق دے کر بھیجا ہے حق تعلیم حق دین دے کر بھیجا ہے لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا [1] اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اس سے زیادہ رحم فرماتے ہیں جتنا یہ ماں اپنے بچوں کے ساتھ کر رہی ہے ! لیکن بندے مانتے ہی نہیں، نافرمانی ہی کیے جاتے ہیں ! یہ الگ بات ہے وہ الگ چیز ہے ! بس یہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کی طرف جناب رسول اللہ ﷺ نے توجہ دلائی اور اس کا تعارف کرایا ! !

دوسرے اس کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک یہ اسلام نے بتلایا ہے !

صرف نشانہ بازی کی خاطر جانور مار دینا جائز نہیں ہے :

یہ ٹھیک ہے کہ جانوروں کا شکار جائز ہے، ذبح کرنا جائز ہے مگر یہ کہ شکار کرکے مار کے ڈال دے یونہی نشانہ بازی میں، اس کو حرام قرار دیا ہے کہ فقط نشانہ ٹھیک کرنے کے لیے جانوروں کو مارتا پھرے یہ تو منع ہے ! اسی طرح سے جب جانور کو ذبح کرنا ہو تو بھی بتایا کہ ذبح کرلو ٹھیک ہے، اللہ نے بتایا ہے حلال قرار دیا ہے، قرآنِ پاک میں بھی آیا ہے ﴿وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ [2] یعنی جانوروں میں

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب سعة رحمة اللّٰہ رقم الحدیث ۲۳۷۷ [2] سورۃ النحل : ۵

سے کھالے کوئی ! لیکن ذبح کرنے کے لیے جو آلہ ہو ذبح کرنے کا وہ تیز ہونا چاہیے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ اسے چاہیے کہ اپنے ذبیحہ کو کم تکلیف پہنچائے ، کم تکلیف میں راحت ہے ایک طرح کی ، انسانوں کے ساتھ (حسن) سلوک تو بہت ہی بڑی چیز ہے ، اس کی رعایت تو اسلام نے جتنی کی ہے اس کی وجہ سے تو اسلام پھلتا چلا گیا ساری دنیا میں ، اور کوئی سپر پاور مقابل رہی ہی نہیں اور وہ مسائل پیدا نہیں ہونے پائے جو جنگ کے بعد پیدا ہوتے ہیں ! جنگ کے بعد جو تباہی آتی ہے نسل کُشی کے بعد جو تباہی آتی ہے وہ مسائل نہیں پیدا ہونے پائے ! فتوحات ہوگئیں اور وہ مسائل نہیں پیدا ہوئے ! آقائے نامدار ﷺ کی تعلیم پر عمل کی برکت تھی یہ ! مارنا اسی کو تھا جو لڑے ، باقی کو نہیں جو ہتھیار پھینک دے ! جو بھاگ جائے ! جو دروازہ بند کر لے ! وغیرہ وغیرہ چھوڑتے چلے جاؤ اسے !

اسلام قبول کرانے کے لیے جبر جائز نہیں ہے :

اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا نہیں ہے چنانچہ آج بھی آپ دیکھ لیں یہ لبنان میں جو عیسائی ہیں نئے نہیں ہیں یہ اس زمانے کے خاندان چلے آرہے ہیں ، شام میں مصر میں اسکندریہ میں بڑی تعداد ہے ان کی ، بڑا تناسب ہے ، یہ چلے آرہے ہیں شروع سے ! اسلام نے انہیں اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا !

جہاد میں کن کو قتل نہ کیا جائے ؟

ایک عورت کو آقائے نامدار ﷺ نے دیکھا ہے ایک غزوہ میں کہ اسے کسی نے مار دیا ، اس کی لاش دیکھی تو طبیعت پر گراں گزرا یہ ! اور فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت تھی ؟ یہ کیا کہہ رہی تھی ؟ جو کچھ کہہ نہیں رہا اس کو مارنے سے کیا فائدہ ؟

راہبوں کو تارک الدنیا لوگوں کو جو عبادتیں کررہے ہیں اپنے اپنے طرز پر ایک طرف بیٹھے ہیں پہاڑوں پر یا عبادت خانوں میں ہیں ، انہیں کسی کو اسلام نے نہیں چھیڑا ! تو عورت کی لاش پڑی تھی فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت تھی ؟ اور پھر آگے کے لیے منع فرمادیا کہ عورتوں کو نہ ماریں ! بچوں کو نہ ماریں !

---

[1] صحيح مسلم كتاب الصيد و الذبائح وما يؤكل من الحيوان رقم الحديث ١٩٥٥

یہ آداب تو ہیں ہی نہیں کہیں اور ! اگر کسی فوج کے قواعد میں ہوں گے بھی تو شاید ہوں، مگر وہ قانون کی عملی حد تک نہیں، عمل کے اعتبار سے تو بدترین طبقہ ہے فوج کا، جو رویہ یہ اختیار کرتا ہے کہ ستیاناس کر دیتا ہے پیداوار کا ! اور اس کا اور اس کا اور سب ختم ! جدھر سے گزر جائیں تباہی ہی تباہی ہے ! سڑکیں بھی ٹوٹ جاتی ہیں !

لیکن اسلام میں تو یہ نہیں ہے ! اسلام کا طرز تو اس سے بالکل مختلف ہے اور وہی کامیاب بھی رہا اس کی وجہ سے اتنے عرصہ حکومتیں رہیں بلکہ یہ کہ جہاں وہ پہنچ گئے ہیں وہاں آج تک پھر اسلامی حکومت ہی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے ساتھ سلوک انسانیت کا بتلایا (حتی کہ) جانوروں کے ساتھ بتلایا جو کہ بتایا ہی نہیں جاتا ! !

تو بہرحال سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جاؤ انہیں لے جاؤ اور لے جا کر جہاں سے اٹھایا ہے ان چوزوں کو ان بچوں کو وہیں رکھ کر آؤ اور ان کی ماں کو بھی ان ہی کے ساتھ ! تو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن پاک میں ہے ﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ [1] تمام عالموں کے لیے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے ! !

تو ان جانوروں کا بھی ایک عالَم ہے، انسانوں سے زیادہ ہی تعداد بنتی ہے نیز اور مخلوقات ہیں عالَم میں، ان سب کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہدایات ملتی ہیں اور ان میں رحمت کا شفقت کا پہلو غالب ہے ! تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بندوں کے ساتھ بہت زیادہ ہے لیکن انسان اس کو نہیں جانتا اور اس کی قدر نہیں کرتا، تو ایک مسلمان کو اس کی معرفت حاصل ہونی چاہیے اور یہ بھی بتایا کہ سب کے ساتھ رحمت کا سلوک کرو شفقت کا سلوک کرو ! تو پوری مخلوق جو ہے اللہ کی اس سب کے ساتھ آپ نے بتلایا کہ وہ سلوک کرو کہ جس میں کسی کو اذیت نہ پہنچے اور جتنی راحت پہنچ سکتی ہے وہ اپنے وجود سے پہنچاتے رہو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین ! اختتامی دعا.................(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ نومبر ۲۰۰۵ء)

[1] سورة الانبياء : ١٠٧